[؟] جو اس فرنگی نے اس دم یہ ماجرا تب سر خدا کو واسطے ایمان کر عطا	بولا اٹھا کے طشت سے وہ خستہ کا سر صبا تا مانگے اپنے دین میں مجھ کو تو جلد لا
القصہ سر نے شاہ کے کلمہ دیا پڑھا	راوی معتبر نے یہ دی ہے خبر صبا
آخر یزید لعیں خلق کے سے اپنے پہ بہر دین نہ یہ ظلم و ستم سہے	تا لے لہو کے تن سے فرنگی کے دل سے داخل ہوا شہیدوں میں جی سے گذر صبا
سودا تو اپنے دل کو اس غم سے دردناک یوں سر پہ اپنے کیجیے اس تعزیے میں خاک	تا فضل روز حشر کرے وہ امام پاک باغ جہاں میں کرتی ہے جوں ہر سحر صبا

دیگر مرثیہ مفردہ بزبان دکھنی آمیز

کافران آل محمدؐ پہ ستم کیا کیتا
ہائے تمنا نے انخان اپر ظلم کیا کیتا

شہ کو بلوائے مدینہ سیتی لکھ پتیاری
تن اپنا کھو وہ قول و قسم کیا کیتا

جس گلے کا سدا لیتے تھے پیمبر بوسے
اس گلے کو کیا لوہو سیتی تم کیا کیتا

ظالماں ڈھا دیے تمنا نے امانت کسو
گھر پیمبر کا کیا تم نے ہدم کیا کیتا

لب دریا پہ کیا اُس کا جگر پیاسا ذبح
بنی اپنے سے نہ کی تم نے شرم کیا کیتا

تیغ و خنجر سیتی ظالمان کے تن مثل خیار
عضو عضو اُس کے کیے ہائے قلم کیا کیتا

تن دیے خاک میں ڈال الیو کے بے غسل و کفن
سیس اُٹھا کے دیے نیزاں پہ علم کیا کیتا

کھو دیا اے رتن تم نے نبی کے من کا
کیا کہو حق جو یہ پوچھے وہ رقم کیا کیتا

انجھو موتی سے پیمبر کے نین سے بہتے
لال وہ فاطمہ کا مل کے بہم کیا کیتا

کاتا دنیا کے لیے بیس شہ دین کا تن
حیف تمنا نے پے دام و درم کیا کیتا

سیس کی اہل حرم کے بیٹیاں میں چھوڑاں
انکا یوں لوٹ لیا مال و حشم کیا کیتا

قید میں شام کو اونٹاں پہ چڑھا کر ظالم
لے گئے آج کے دن اہل حرم کیا کیتا

کس خوشی سیتی دکھاوے گے محمدؐ کو منھ
فاطمہ کے یہ دیا جان کو غم کیا کیتا

پوچھیں گے حشر میں تمنا کو کیا دوگے جواب
مصطفےٰ کے جو وہ تھا جسم کا دم کیا کیتا

اپنے جیاں کے نواسوں کو کیا پیاسا ذبح
ہو کے افسوس یہ تن خیر امم کیا کیتا

ٹھور تمنا کے تئیں نہیں دیسیں اِن دوزخ
اپنے کرموں کا کمایا یہ کرم کیا کیتا

مہربان ہوئے ہواے کافر دنیا کیلیے	کر دیا دین کو دشمن اپنے عدم کیا کیتا

دیگر مرثیہ مفردہ

دیکھیو چرخ کی بیدادی ہائے	فاطمہ آج ہین فریادی ہائے
ہو گئی دست تظلم سے حیف	خانۂ دین کی بربادی ہائے
اہل بیت بنوی بیٹھے ہین لٹ	شہر کو تج کے سے وادی ہائے
رہنمائی کو چلے امت کی	کربلا دین کے جو تھے ہادی ہائے
شام کی فوج نے آ گرد دیکھو تو	پل مین ویران کی یہ آبادی ہائے
مارتا کمید حرم کو نہ ڈرا	کیا زمانیکی ہے صیادی ہائے
گرچہ ہی ظلم ترا کام و لے	یہ چرخ اتنی ستم ایجادی ہائے
یا نبی تیری ہی امت نے آج	یون تری آل کو ایذا دی ہائے
تخت کی رات ہی ماتم مین دلھن	ہو یہ قاسم کی عجب شادی ہائے
بولا منہ دیکھ عروس اپنی کا	ہو گئی ختم یہ دامادی ہائے
یہی قسمت تھی تری کیا کیجے	ہائے لے دین کی شہزادی ہائے
شکل اکبر جو نبی سے تھی شبیہ	دہر نے خاک مین ملوادی ہائے
پیٹ کر سر کو ملا لک روئے	دیکھکر شمر کی جلادی ہائے
لوح سے لے کے قلم تک لرزا	جب چلا خنجر فولادی ہائے
غم نے سجاد کے اس رونے پہ	لکھی طالع کی نہ مٹوادی ہائے
باپ بھائی کی شہادت کی اب	کس نے عابد کی خبر لادی ہائے
نشتر غم نے اب اک عالم کے	کی رگ جان پہ فصادی ہائے
کفر کے گھر کے تئین کر آباد	دین کی بستی کو لٹوادی ہائے
صف مژگان کی طرح اک پل مین	صف ایمان کو الٹا دی ہائے
قید مین اب تو حرم جاتے ہین	ہو گی کسطرح سے آزادی ہائے

سودا یہ سنکے ترا نظم کلام
کہتی ہے سوز کی استادی ہائے